106288 ـ غیر شرعی تعلقات کے نتیجہ میں ہونے والی شادی کے اثرات

سوال

ایك ستائیس سالہ عورت كے لیے ایك شخص كا رشتہ آیا اور لڑكی كے گھر والوں نے صرف تعلیمی فرق كی بنا پر یہ رشتہ رد كر دیا، یہ علم میں رہے كہ عورت اس رشتہ پر موافق تھی، چنانچہ مرد اور عورت نے عہد كیا كہ وہ گھر والوں كو راضی كرنے كی كوشش كرینگے، اور مرد اپنا تعلیمی معیار بہتر بنائیگا چار برس تك مرد اور عورت موافقت حاصل كرنے كے لیے ایك دوسرے كی حمایت كرتے رہے، كیونكہ ان میں محبت بھی تھی اور انہوں نے اللہ كے سامنے وعدہ كر ركھا تھا كہ وہ كبھی علیحدہ نہیں ہونگے.

گھر والوں نے موافقت كر لی، اور والدین اور سارے خاندان اور گواہوں كی موجودگی میں عقد نكاح ہوا، لیكن پچھلے چار برسوں میں مرد و عورت كے مابین حرام تعلقات قائم ہوتے رہے، الحمد للہ شادی كے بعد وہ صحیح ہو گئے اور اچھی زندگی بسر كرنے لگے وہ چاہتے ہیں كہ پہلی زندگی كو یاد نہ كریں، ان كی اولاد بھی ہوئی اور وہ ایك اچھا گھرانہ بن كر رہنے لگے، اور دونوں ہی ہر اس كام سے دور رہنے لگے جو اللہ كی ناراضگی كا باعث ہو.

اللہ نے ان كے لیے حج كے لیے جانا بھی میسر كر دیا اور عمرہ بھی كئی بار ادا كر چكے ہیں، اللہ كے فضل سے ان میں عظیم محبت ہے دس برس كے بعد انہوں نے ریڈیو پر ایك مولانا صاحب كا فتوی سنا كہ اگر كسی كے مابین حرام تعلقات ہوں تو شادی سے قبل اسے توبہ كرنا ضروری ہے وگرنہ نكاح باطل ہے.

تو یہاں سے شكوك وشبہات پیدا ہونے شروع ہوئے، كہ آیا یہ ان پر بھی لاگو ہوتا ہے، یعنی كیا عقد نكاح فسخ ہوا ہے یا نہیں ؟

اور پھر اس طویل مدت كے بعد جبكہ عقد نكاح سے لیكر اب تك انہوں نے اللہ كے حق میں كوئی كوتاہی نہیں كی، اور وہ اپنی زندگی كو نیك و صالح بنانے كی كوشش كر رہے ہیں، اور نہ ہی ان دونوں كی زندگی میں كوئی اور شخص تھا، اس طویل مدت كو مدنظر ركھتے ہوئے وہ اپنے معاملہ میں حیران و پریشان ہیں، كہ آیا لمس اور ہاتھ لگانا تعزیر كا باعث ہے یا حد لگتی ہے لیكن یہ بات تو یقینی ہے كہ مكمل دخول تو شادی كے بعد ہی ہوا ہے، یعنی انہیں یہ یقین نہیں كہ زنا كا ارتكاب ہوا كیونكہ اس كی كوئی دلیل نہیں، تو كیا وہ دونوں زانی ہیں ؟

اور سورۃ النور میں بیان كردہ حكم ان پر لاگو ہوتا ہے كہ اس آیت كا معنی اور تفسیر مختلف بیان كی ہے كہ یہ آیت ان پر دلالت كرتی ہے جو یہ كام مستقل كریں ؟

مختصر طور پر مشكل اور پریشانی بیان كی گئی ہے تو كیا عقد فسخ ہوا ہے یا نہیں ؟ اور جب یہ چیز بغیر علم كے ہوئی تو شادی سے قبل كیا مطلوب تھا، كیا عدم معرف پر وہ قابل ملامت ٹھریں گے ؟

اور یہ بھی عورت كو شادی كے بعد بھی اور شادی سے قبل بھی حیض آیا تھا، لیكن اس كے وقت كے متعلق اسے یقین نہیں كہ آیا شادی سے طویل عرصہ قبل یا تھوڑی دیر قبل، ایك چیز باقی ہے كہ اگر دونوں میں سے كسی ایك نے سولہ

برس کی عمر میں اپنے سے چھوٹی عمر والے کے ساتھ یہ غلط کام کر لیا اور کئی برس اس کام سے رك گیا اور کبھی سوچا بھی نہیں کہ وہ ایسا کریگا حتی کہ اس شخص سے ملا جس سے شادی ہوئی تو کیا اس موجودہ مشکل کے حکم میں یہ اثراندازی ہوگا، یا کہ وہ اسے پردہ میں ہی رہنے دے اور ظاہر نہ کرے ؟ برائے مہربانی ہمیں اس مشکل کو حل کرنے کے متعلق معلومات فراہم کریں، اس مشکل نے تو ہمیں اللہ کی ملاقات سے دور کر دیا ہے اور اللہ کے سامنے ہمارے چہرے معاصی و گناہ کے ساتھ ذلیل ہو چکے ہیں، لیکن دل نے وہ سب کچھ جان لیا ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے، اور آخرت کی جانب اپنی راہ کو صحیح اور درست کر لیا ہے.
ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اب ان کی زندگی حلال ہے یا حرام؛ کیونکہ جب سے ان کو اس معاملے کا علم ہوا ہے ان کی زندگی وسوسوں کے ساتھ اجیرن بن کر رہ گئی ہے، حالانکہ ہم بہت اچھی اور خوش کن زندگی بسر کر رہے تھے. اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جو کچھ آپ نے سنا ہے کہ مسلمان شخص کے لیے زانیہ عورت سے شادی کرنا حلال نہیں، اور نہ ہی مسلمان عورت کا زانی مرد سے لیکن اگر وہ دونوں توبہ کر لیں تو پھر شادی ہو سکتی ہے، اور شادی سے قبل عورت ایك حیض کے ساتھ استبراء رحم کریگی، اس کی تفصیل ہم بیان کر چکے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (87894) اور (50508) اور (85335) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور ہم دونوں سے دو مسئلوں کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں جن پر جواب مبنی ہے.

اول:

کیا ان دونوں میں زنا ہوا ہے ؟ اس ہماری مراد یہ ہے کہ آیا دخول ہوا ہے ، صرف لمس اور شہوت زنی نہیں، چاہے انزال بھی ہوا ہو.

دوم:

کیا عقد نکاح سے قبل انہوں نے توبہ کر لی تھی ؟

ان دونوں مسئلوں کی روشنی میں ہم آپ کے سوال کا جواب دے سکیں گے:

اگر تو زنا ہوا ہے اور اس سے توبہ نہیں کی گئی تو انہوں نے جو کچھ سنا ہے وہ ان پر منطبق اور لاگو ہوتا ہے.

اور اگر ان کے درمیان زنا ہوا ہے اور وہ دونوں اس پر نادم ہوئے اور توبہ کر لی تو ان کا نکاح صحیح ہے، اور اس میں شك كرنے کو کوئی ضرورت نہیں.

اور اگر ان کے درمیان زنا نہیں ہوا، بلکہ ان کا آپس میں تعلق لمس اور مباشرت تك ہی رہا، اور دخول نہیں ہوا تو انہیں زانی نہیں کہا جائیگا، چاہے انزال ہوا ہو، لیکن انہیں ان افعال پر گناہ ضرور ہے، لیکن اسے زنا اس وقت ہی کہا جائیگا جب شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے.

اس بنا پر:

1 - زنا کا ارتکاب نہ ہونا، یا پھر زنا کے بعد توبہ کر لینے کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی، بلکہ وہ اپنی شادی کی زندگی جاری رکھیں، اور انہیں کثرت سے اعمال صالحہ کرنے چاہیں.

2 - اور اگر ان کے درمیان زنا ہوا ہو اور عورت کو شادی سے پہلے حیض نہیں آیا: تو اس طرح اس نے استبراء رحم سے قبل شادی کر لی، اور یہ نکاح کو فسخ کرنے کا موجب بنتی ہے.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" توبہ کرنے سے قبل زانیہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں .. اور اگر آدمی اس سے شادی کرنا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ عقد نکاح سے قبل عورت کا ایك حیض کے ساتھ استبراء رحم کرائے، اور اگر اس کا حمل واضح ہو جائے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں حتی کہ وہ حمل وضع کر دے"

دیکھیں: الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (2 / 584).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے بھی اسی طرح منقول ہے جیسا کہ ان کے فتاوی جات میں درج ہے>

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 383 - 384).

3 - اور اگر ان دونوں کے مابین زنا ہوا اور توبہ نہیں کی تو ان کو چاہیے کہ نکاح فسخ کر دیں، اور ایك حیض کے ساتھ استبراء رحم کریں، اور وہ نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح کر سکتا ہے.

ہم نے جس جواب کا مطالعہ کرنا کا کہا ہے اس میں ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ:

" جو شخص اس عمل میں متبلا ہو اور توبہ سے قبل نکاح کر لیا تو اسے اللہ کے ہاں توبہ کرنی چاہیے، اور اپنے کیے

پر نادم ہو، اور عزم کرے کہ آئندہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹےگا، پھر وہ تجدید نکاح کرے " انتہی.

۔ اور اگر اس شادی سے آپ کی اولاد ہے تو یہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہونگے؛ کیونکہ جو حاصل ہوا وہ عقد شبہ ہے، اور وہ عقد کے حرام ہونے کا علم نہیں رکھتا تھا ۔ اگر زنا ہوا اور توبہ نہیں ہوئی ۔ یہ اس کے برخلاف ہے جو زنا سے پیدا ہو کیونکہ زنا سے پیدا شدہ بچے کو زانی کی طرف منسوب نہیں کیا جائیگا، بلکہ وہ اپنی ماں کی جانب منسوب ہونگے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" علماء کا صحیح قول یہ ہے کہ: بچے کا نسب وطئ کرنے والے کے لیے ثابت نہیں ہوگا، لیکن اگر وطئ صحیح نکاح میں ہوئی ہو، یا پھر فاسد نکاح یا نکاح شبہ میں، یا ملك یمین میں یا شبہ ملك یمین میں، تو اس سے نسب ثابت ہوگا اور اسے وطئ کرنے والے کی جانب منسوب کیا جائیگا، اور وہ ایك دوسرے کے وارث ہونگے.

لیکن اگر وطئ زنا میں ہوئی ہو تو اس سے پیدا شدہ بچہ زانی کی طرف منسوب نہیں ہوگا، اور نہ ہے اس سے اس کا نسب ثابت ہوگا، اس بنا پر وہ اس کا وارث نہیں ہوگا.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 387).

سوال پر جو بھی غور کریگا اسے معلوم ہوگا کہ سائل کی حالت واضح نہیں، اس لیے معلوم نہیں کہ آیا زنا ہوا ہے یا نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ توبہ کی گئی یا نہیں، اور یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا نکاح سے قبل عورت کو حیض آیا یا نہیں، یہ سب کچھ جواب پر مؤثر ہے.

ہم ہر طرح سے جواب بیان کر دیا ہے، کاش یہ سوال اہل علم سے بلاواسطہ کیا جاتا تا کہ آدمی حقیقت حال سے واقف ہوتا، یا پھر سوال کے پورے متعلقات کی وضاحت ہو جاتی، امید ہے جواب سمجھ میں آ گیا ہوگا، اور استفسار اور وضاحت سے مستغنی ہوگا.

سائل نے سوال کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

" لیکن یقینی بات ہے کہ مکمل دخول تو شادی کے بعد ہوا یعنی انہیں یہ یقین نہیں کہ زنا کے وقوع میں شك ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی "

اگر تو یہ بات حق ہے جیسا کہ کہہ رہے ہیں کہ زنا کا حصول قطعی نہیں، اور یقینی بات یہی ہے کہ دخول کامل تو شادی کے بعد ہوا ہے، تو اس کا جواب واضح ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ چیز صحت نکاح اور عقد میں کوئی اثرانداز نہیں ہو گی، اور نہ ہی فسخ کی محتاج ہے، اور نہ ہی عقد پر.

اور ان دونوں کی شادی کے معاملہ وسوسہ کا دروازہ کھولنے کی ضرورت ہے، بلکہ ان دونوں کو اپنی باقی عمر میں اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں، اور نیك و صالح اعمال کثرت سے کرے امید ہے کہ اللہ سبحا نہ و تعالی ان دونوں کی توبہ قبول کرے اور ان کےگناہوں کو نیکیوں میں بدل دے، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے.

واللہ اعلم

.